روزنامہ
ٹیلی فون نمبر:213029
C.P.L 29
الفضل
Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 5 جنوری 2005ء 23 ذیقعد 1425 ہجری 5 صلح 1384 ہش جلد 55-90 نمبر 4

سفر کے آغاز کی دعا

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ سفر کے ارادہ سے جب اونٹ پر بیٹھ جاتے تو تین بار تکبیر کہتے اور پھر یہ دعا مانگتے۔

پاک ہے وہ ذات جس نے اسے ہمارے تابع فرمان کیا حالانکہ ہم میں اسے قابو میں رکھنے کی طاقت نہیں تھی۔ ہم اپنے رب کی طرف جانے والے ہیں۔

(مسلم کتاب الحج باب ما یقول اذا رکب الی سفر الحج حدیث نمبر2392)

1

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ فرانس

خطبہ جمعہ، چلڈرن کلاس اور انتظامات جلسہ کا معائنہ

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب

22 دسمبر 2004ء

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز یورپ کے دوممالک فرانس اور سپین کے سفر پر روانہ ہونے کے لئے نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد پونے دو بجے اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔

حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت مرد وخواتین کی ایک بڑی تعداد بیت الفضل لندن میں جمع تھی۔ حضور انور نے ہاتھ ہلا کر سب احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا اور اجتماعی دعا کروائی جس کے بعد قافلہ برطانیہ کی پورٹ (بندرگاہ) Dover کے لئے روانہ ہوا۔ لندن سے Dover، 109 میل کے فاصلہ پر ہے۔ قریباً پونے دو گھنٹے کے سفر کے بعد ساڑھے تین بجے Dover پہنچے۔ مکرم منصور احمد شاہ صاحب نائب امیر یو۔کے اور بعض جماعتی عہدیداران حضور انور کو Dover سے الوداع کہنے کے لئے ساتھ آئے تھے۔ حضور انور گاڑی سے باہر تشریف لائے اور ان تمام احباب کو شرف مصافحہ بخشا۔

امیگریشن کی کارروائی و دیگر امور کی تکمیل کے بعد (پی اینڈ او) P&O میں سوار ہوئے جو قریباً پونے چھ بجے فرانس کی بندرگاہ Calais کے لئے روانہ ہوا۔ پی اینڈ او بڑا بحری جہاز (Ferrie) ہے۔ اس کی 9 منازل ہیں۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد فرانس کے مقامی وقت کے مطابق سوا آٹھ بجے Calais پہنچے۔ برطانیہ اور فرانس کے وقت میں ایک گھنٹہ کا فرق ہے۔

پورٹ پر امیر صاحب فرانس نے اپنی مجلس عاملہ کے بعض ممبران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

پورٹ پر ہی ایک کیفے ٹیریا میں ایک علیحدہ حصہ مخصوص کر کے نمازوں کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہاں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد قافلہ احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام پیرس کے لئے روانہ ہوا۔ Calais سے پیرس کا فاصلہ تین صد کلومیٹر ہے۔ قریباً تین گھنٹہ کے سفر کے بعد رات بارہ بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پیرس کے مشن ہاؤس بیت السلام پہنچے۔ یہاں پیرس ریجن کی پانچوں جماعتوں کے احباب اور خواتین، بچے، بوڑھے حضور انور کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ سردی بھی تھی اور ہلکی ہلکی بارش بھی ہو رہی تھی لیکن یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کے لئے موسم کی شدت کی پرواہ کئے بغیر شام سے ہی مشن ہاؤس میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے اور اپنے آقا کی آمد کے انتظار میں مشن ہاؤس سے باہر کھلے آسمان تلے کھڑے تھے۔ اور حضور انور کی آمد پر ہاتھ ہلا کر حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ حضور انور نے سب کے سامنے سے گزرتے ہوئے اپنا ہاتھ بلند کر کے تمام احباب کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس کے بعد حضور انور مشن ہاؤس سے ملحقہ اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ پھر کچھ ہی دیر بعد حضور انور باہر تشریف لائے اور بیس مینٹ (Basement) میں نئے تعمیر ہونے والے رہائشی حصہ اور کمروں وغیرہ کا معائنہ فرمایا۔ اس جگہ قافلہ کے ممبران کی رہائش تھی۔ معائنہ کے بعد حضور انور اپنی قیام گاہ میں تشریف لے گئے۔

23 دسمبر 2004ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السلام پیرس میں پڑھائی۔ صبح حضور انور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیت السلام میں نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے مشن ہاؤس کی بالائی منزل پر رہائشی حصہ کا معائنہ فرمایا اور موقع پر امیر صاحب فرانس کو مربی سلسلہ کی رہائش گاہ اور ایک مہمان خانہ کے قیام کے متعلق ہدایات دیں۔ حضور انور نے MTA سٹوڈیو فرانس کا بھی معائنہ فرمایا۔

اس کے بعد حضور انور پیرس کے نواح میں واقع علاقہ Saint Prix (جہاں ہمارا مشن ہاؤس ہے) کی سیر کے لئے تشریف لے گئے اور قریباً پون گھنٹہ پیدل سیر کی۔ اس کے بعد واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔ دوران سیر سڑک کراس کرتے ہوئے ایک خادم نے گاڑیوں کو ہاتھ کے اشارہ سے روکا۔ حضور انور نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور فرمایا ایسا نہیں کرنا چاہئے۔

فرانس میں غروب آفتاب کا وقت پانچ بجے سے پہلے ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پانچ بجے بیت السلام میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور ہدایات دیں اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

(باقی صفحہ 2 پر)

سالِ نو۔ سالِ وصیت

تمام موصیان کرام کو نظام وصیت کی پہلی صدی اس جہت سے مبارک ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کی توفیق عطا فرمائی۔ اب یہ آپ کی ذمہ داری ہے کہ نظام وصیت کی نئی صدی کے استقبال کے لئے اپنے دیگر بھائیوں کو اس بابرکت نظام میں شامل کرنے کی کوشش کریں۔

جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی اس خواہش کا اظہار فرما رہے ہیں کہ۔

''میری خواہش ہے اور میں یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ اس آسمانی نظام میں اپنی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے، اپنی نسلوں کی زندگیوں کو پاک کرنے کیلئے شامل ہوں۔ آگے آئیں اور کم از کم 15 ہزار اس ایک سال میں نئی وصایا ہو جائیں۔''

حضور کی اس خواہش کو پورا کرنا ہم سب افراد جماعت کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ لوگ جو ابھی تک اس بابرکت نظام میں شامل نہیں ہوئے وہ آگے آئیں اور جلد سے جلد اس بابرکت نظام میں شامل ہوں۔ اور موصیان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ دوران سال ہر موصی ایک اور فرد کو نظام وصیت میں شامل کرنے کی کوشش کرے تو انشاء اللہ تعالیٰ حضور کی یہ خواہش کہ ہم ''نظام وصیت کی نئی صدی کا اس رنگ میں استقبال کریں کہ خدا تعالیٰ کے حضور ہماری طرف سے اس کی راہ میں شکرانے کے طور پر یہ حقیر سا نذرانہ ہوگا۔''

حضرت مسیح موعود نے اس نظام میں جلد سے جلد شامل ہونے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا۔ ''جو لوگ اس الٰہی نظام (نظام وصیت) پر اطلاع پا کر بلا توقف اس فکر میں پڑتے ہیں کہ دسواں حصہ کل جائیداد کا خدا کی راہ میں دیں بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنا جوش دکھلاتے ہیں وہ اپنی ایمانداری پر مہر لگا دیتے ہیں۔''

اسی طرح آپ نے فرمایا۔

'' اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے اور ابد تک خدا کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔''

پس آج ہمیں امام وقت اس بابرکت نظام میں شامل ہونے کیلئے بلا رہے ہیں کہ'' غور کریں جو

(بقیہ صفحہ 1)

24 دسمبر 2004ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السلام (پیرس) میں پڑھائی۔

دو بجے حضور انور نے بیت السلام میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ MTA پر Live نشر کیا گیا جس میں حضور نے شادی بیاہ کے مسائل سے متعلق جماعت کو اصولی ہدایات سے نوازا۔

(خطبہ جمعہ کا خلاصہ الفضل مورخہ 30 دسمبر 2004ء میں ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ کے بعد تین بجے حضور انور نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ ساڑھے 4 بجے حضور انور مشن ہاؤس کے گردونواح کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ قریباً نصف گھنٹہ کی سیر کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس تشریف لائے۔

سوا پانچ بجے حضور انور نے بیت السلام میں نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔

سوا چھ بجے حضور انور اپنے دفتر تشریف لائے اور امیر صاحب فرانس کو جلسہ کے نظام کے تعلق میں بعض ہدایات دیں۔

اس کے بعد شام ساڑھے چھ بجے حضور انور چلڈرن کلاس کے لئے MTA سٹوڈیو (فرانس) میں تشریف لائے۔ اس کلاس میں چھوٹی عمر کے بچے اور بچیاں شامل تھیں۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ نغمانہ اعجاز نے کی اور پھر اس کا اردو ترجمہ پڑھا۔ فرنچ ترجمہ عزیزہ ندا ربانی نے پڑھا۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد تین بچیوں عزیزہ انیس دوبوری، عزیزہ ھبۃ النور اور عزیزہ نائلہ اشتیاق نے حضرت اقدس مسیح موعود کا پاکیزہ کلام ؏

حمدو ثنا اسی کو جو ذات جاودانی

کورس کی شکل میں خوش الحانی سے پڑھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بچوں سے اس نظم میں سے بعض الفاظ کے معانی دریافت فرمائے۔

اس کے بعد عزیزہ حانیہ گل نے حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ بچپن کے عنوان سے اردو زبان میں تقریر کی جس کا فرنچ ترجمہ عزیزہ عفت مبشر نے پیش کیا۔ اس کے بعد عزیزہ قمر ضیاء نے "فرانس میں احمدیت کا نفوذ" کے عنوان پر اردو زبان میں تقریر کی جس کا فرنچ ترجمہ عزیزم غالب نور نے پیش کیا۔

اس کے بعد عزیزہ ماہ رخ، عافیہ خورشید، عزیزہ افشاں ملک، عزیزہ عفت مبشر اور عزیزہ کنول نے مل کر کورس کی شکل میں نعت ؎

بدرگاہ ذی شان خیر الانام
علیک الصلوٰۃ علیک السلام

پیش کی۔ جس کا فرنچ زبان میں ترجمہ عزیزہ ماہ رخ نے پیش کیا۔

نعت کے بعد فرانس کے بعض تاریخی مقامات کا تعارف کروایا گیا۔

سب سے پہلے عزیزہ مہ جبین نے ایفل ٹاور کے بارہ میں بتایا۔ اس کے بعد عزیزم عدنان حیدر نے "ایونیو دے شانزے لیزے" اور "عجائب گھر" کے بارہ میں بتایا۔ عزیزم لبید بٹ نے Notre Dome De Paris کے بارہ میں تعارف کروایا۔ بعد ازاں بچوں نے فرانسیسی مصنوعات کے بارہ میں بتایا جن میں عزیزہ ملیحہ مرزا نے فرانس کی مشہور چیزیں، عزیزہ عافیہ خورشید نے فرانس کی زراعت اور عزیزم سفیر احمد صاحب نے فرانسیسی کھانوں کے بارہ میں پروگرام پیش کیا۔

پروگرام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بہت مفید اور ضروری ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے منتظمین کو ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ پروگرام کے دوران آپ جن چیزوں کے بارہ میں بتائیں باقاعدہ سکرین پر ان کی تصاویر دکھائیں تا کہ صحیح طرح سے وضاحت ہو۔

حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ پروگرام ترتیب دیتے ہوئے موقع اور حالات کو بھی دیکھنا چاہئے۔ مثلاً اب کرسمس کا دن ہے تو پروگرام میں کرسمس کے بارہ میں بتانا چاہئے تھا تا کہ بچوں کو اس کی اصل حقیقت اور صحیح تصور کا پتہ چلے اور ان کے شعور میں اضافہ ہو۔

پروگرام کے آخر پر حضور انور نے بچوں میں چاکلیٹ اور تحائف تقسیم فرمائے اس کے بعد کلاس قریباً آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔

25 دسمبر 2004ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر بیت السلام میں پڑھائی۔

سوا گیارہ بجے حضور انور جلسہ سالانہ فرانس کے انتظامات کے معائنہ کے لئے تشریف لائے۔ اس سے قبل حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔

حضور انور نے مردانہ جلسہ گاہ اور خواتین کے جلسہ گاہ کا معائنہ فرمایا اور ان دونوں جگہوں کو اور سٹیج پر لگے ہوئے بینرز کو پسند فرمایا۔ حضور انور نے کچن (لنگر خانہ)، سٹور اور کھانا کھلانے کی مارکی کا بھی معائنہ فرمایا۔ رہائش کے لئے بنائی گئی جگہوں اور دفاتر کو بھی دیکھا۔ دفتر امانات کے ساتھ بک سٹال اور کتب کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا ہے۔ حضور انور نے نمائش بھی دیکھی۔

جلسہ سالانہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور مشن ہاؤس کے باہر کے علاقہ میں پیدل سیر کے لئے تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کے ارد گرد کا علاقہ بہت خوبصورت ہے۔ مختلف رستوں سے ہوتے ہوئے قریباً پون گھنٹہ کی سیر کے بعد واپس تشریف لائے۔

ایک بجے حضور انور نے نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب آمین ہوئی۔ آٹھ بچوں اور بچیوں سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جگہوں سے قرآن کریم سنا اور آخر پر دعا کروائی۔

ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور دفتری ملاقاتوں کے بعد فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں جو سات بجے تک جاری رہیں۔

فرانس کی پانچ مختلف جماعتوں کی 21 فیملیز کے 84/افراد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ ان ملاقات کرنے والوں میں ایک فیملی کا تعلق امریکہ سے تھا۔

سوا سات بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم سید حسین احمد صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ 10 ستمبر 2004ء کو ایوان توحید راولپنڈی میں ڈاکٹر ممتاز احمد صاحب عمر ابن مکرم میاں قمر احمد صاحب جائنٹ ڈائریکٹر (ر) لیبر ڈیپارٹمنٹ پنجاب کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ میمونہ طاہرہ صاحبہ بنت مکرم ملک نعیم طارق صاحب مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر کیا۔ تقریب رخصتانہ مورخہ 2۔ اکتوبر 2004ء کو سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی میں منعقد ہوئی جہاں مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ناظر مال آمد نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 3/اکتوبر کو مکرم میاں قمر احمد صاحب نے اپنے بیٹے کی دعوت ولیمہ کا مقامی بینکوئیٹ ہال میں اہتمام کیا۔ اس موقع پر مکرم پروفیسر منور شمیم صاحب خالد آڈیٹر مجلس انصاراللہ پاکستان نے دعا کروائی۔ ممتاز احمد عمر صاحب مکرم چوہدری احمد جان صاحب سابق امیر ضلع راولپنڈی کے نواسے اور حضرت مولوی محمد دین صاحب (صدر، صدر انجمن احمدیہ پاکستان) رفیق حضرت مسیح موعود کی نسل سے ہیں احباب کرام سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کیلئے بہت ہی بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم چوہدری فیض احمد صاحب عمر 94 سال سردی لگ جانے کی وجہ سے بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا عزیز احمد صاحب جہاں زیب بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور عمر 92 سال بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم طاہر احمد خالد صاحب مربی سلسلہ رائے ونڈ ضلع لاہور لکھتے ہیں۔ جماعت احمدیہ رائے ونڈ کے ایک مخلص دوست مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب آف چھجو آنہ مورخہ 15 دسمبر 2004ء کو بعمر 52 سال وفات پا گئے۔ موصوف کی دو روز قبل اچانک بائیں سائیڈ پر فالج کا اٹیک ہوا۔ جس کے بعد فوراً شریف میڈیکل سٹی ہسپتال نزد رائے ونڈ پہنچایا گیا۔ طبیعت سنبھلنے پر مزید چیک اپ کیلئے اتفاق ہسپتال لاہور میں داخل کرا دیا گیا لیکن آپ جانبر نہ ہو سکے۔ 15 دسمبر بعد نماز مغرب نماز جنازہ و تدفین مقامی احمدیہ قبرستان چھجو آنہ نزد رائے ونڈ عمل میں آئی۔ مرحوم نہایت ہمدرد، خوش اخلاق، مہمان نواز، دینی شعائر کے پابند اور جماعتی غیرت رکھنے والے نڈر انسان تھے۔ اور مقامی جماعت رائے ونڈ میں بطور سیکرٹری امور عامہ خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا وقار احمد اور چار بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں بچے ابھی چھوٹے ہیں اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنا قرب عطا کرے اہل خانہ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ مکرم مولوی تاج دین صاحب)

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ اور محترمہ امۃ الحی صاحبہ دختران مکرم مولوی تاج دین صاحب (فاضل گر) سکنہ دارالرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والدین بقضائے الٰہی وفات پا چکے ہیں۔ پلاٹ نمبر 27/19 دارالرحمت وسطی ربوہ برقبہ 10 مرلے والد صاحب کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ یہ رقبہ ہم دونوں بہنوں کے درمیان نصف نصف منتقل کر دیا جائے۔ ہم دونوں کے علاوہ ان کا کوئی اور وارث نہ ہے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

☆......☆......☆......☆

حضرت مسیح موعود کا انداز فکر

حکمت کی باتیں۔ پاکیزہ نصائح۔ دلکش نمونے

مرتبہ: پروفیسر محمد اسلم سجاد صاحب

خدا سے مانگنا

حضرت مسیح موعود کے عہد میں ایک سائل دو تین ماہ بعد پھیرا کیا کرتا تھا وہ موٹا تازہ تھا اور آواز بھی اس کی بہت بلند تھی اس کا یہ طریق تھا کہ بیت مبارک کے نیچے کی گلی میں صدا دیتا تھا۔ اور ایک رقم مقرر کر کے سوال کرتا تھا اور حضرت صاحب ہی سے لینے کا اشارہ بھی کرتا اور جب تک اس کا مطالبہ پورا نہ ہو جاتا ٹلتا نہیں تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے سوال کی رقم بڑھتی گئی اور آنوں سے روپوں تک نوبت پہنچ گئی۔ بعض اوقات اس کو پکارتے پکارتے صبح سے دوپہر ہو جاتی۔ حضرت صاحب دوسری منزل میں رہتے تھے اور تیسری منزل پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا چوبارہ تھا۔ وہ بہت نازک طبع تھے ان کو بہت تکلیف ہوتی۔ ایک دن انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اس فقیر نے بہت تنگ کیا ہے اور اگر ذرا اشارہ فرما دیتے تو خدام اسی وقت اس کو کہیں دور چھوڑ آتے اور ایسی تنبیہ کرتے کہ دوبارہ نہ آتا یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا ''مولوی صاحب ایک گدا ہوتا ہے اس کو جو دے دو لے کر چلا جاتا ہے۔ ایک نرگدا ہوتا ہے جو اپنا مطلب پورا کئے بغیر ٹلنے میں نہیں آتا۔ بندہ کو اللہ کے حضور میں ایسا ہونا چاہئے کہ مانگنے اور مانگنے سے نہ ہٹے یہاں تک کہ خدا اس کا مطلب پورا کر دے۔''

(انعامات خداوند کریم مؤلفہ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب طبع دوم ص259)

خدام سے شفقت

حضرت مولوی فضل محمد صاحب آف ہرسیاں لکھتے ہیں:۔

''ایک دفعہ جبکہ شہتوت اور بیدانہ کا موسم تھا۔ حضرت مسیح موعود باغ میں تشریف لے گئے۔ خدام بھی ہمراہ تھے۔ جب حضور بیدانہ کے درختوں کے نیچے پہنچے تو حضور کو ایک شخص نے جو غالباً باغ کا مالی ہوگا بڑھ کر سلام کیا اور ایک کپڑا بچھا دیا حضور نہایت سادگی سے اپنی جماعت کو لے کر بیٹھ گئے۔ حضور حسب معمول باتیں کرتے رہے۔ تھوڑی دیر میں باغ کے خادم دو ٹوکریوں میں بیدانہ ڈال کر لے آئے۔ بیدانہ بہت عمدہ اور سفید تھا۔ حضور نے اپنے خدام کو بیدانہ کھانے کا حکم دیا جو سب کھانے لگے۔ میں حضور کے قریب ہی تھا میں نے ادب کی وجہ سے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا۔ حضور نے میری طرف دیکھ کر فرمایا۔ میاں تم کیوں نہیں کھاتے؟ میں ندامت سے اور تو کچھ نہ کہہ سکا جلدی سے میرے منہ سے نکل گیا کہ حضور یہ گرم ہیں میرے موافق نہیں۔ حضور نے فرمایا ''نہیں نہیں میاں یہ تو قبض کشا ہوتے ہیں''۔ حضور کے اس فرمانے سے مجھے جرأت ہوئی اور میں بھی حضور کے ساتھ کھانے لگا میں حضور کی اس شفقت کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔''

(الفضل 21 مئی 1999ء)

اسے کچھ نہ کہو

حضرت مسیح موعود کی مجلس میں ایک شخص آیا اور آپ کو آتے ہی گالیاں دینے لگ گیا۔ اور جب خوب گالیاں دے چکا۔ اور بیٹھ گیا تو آپ نے فرمایا۔ تسلی ہو گئی یا کچھ اور بھی باقی ہے۔ اسی طرح ایک دفعہ حضرت مسیح موعود لاہور تشریف لے گئے تھے۔ وہاں رستہ میں ایک شخص نے آپ کو دھکا دے دیا تھا۔ لوگ اس کو مارنے لگے مگر آپ نے فرمایا نہیں اسے کچھ نہ کہو اس نے تو اپنے اخلاص سے ہی دھکا دیا ہے۔ وہ دراصل مدعی نبوت تھا۔ آپ نے فرمایا اس نے سمجھا ہے کہ ہم ظالم ہیں اور اس کا حق مار رہے ہیں۔

(انوار العلوم جلد 4 ص160)

عفو و غفران

ایک ملازم کی نسبت بہت سی شکایتیں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں کی گئیں کہ وہ ایسا ہے ایسا ہے۔ اسے موقوف کر دینا چاہئے۔ فرمایا اگر اس کی بجائے کوئی ایسا آدمی مہیا کر سکتے ہو جس میں کوئی نقص نہ ہو تو میں اسے موقوف کر دیتا ہوں ورنہ اس کے لئے اصلاح حال کی دعا اور نصیحت نہ کی جائے ہر ایک انسان میں کوئی نہ کوئی کمزوری ضرور ہوتی ہے۔ عفو و غفران سے کام لو۔ (الفضل 26 مئی 2001ء)

ایک شکایت کا لطیف جواب

ایک دفعہ لنگر کی روٹیاں چرانے کی شکایت ہوئی۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا یہ ایک روٹی کے واسطے دو دفعہ جہنم میں غوطہ لگاتا ہے۔''

(الفضل 17 دسمبر 1999ء)

رفتہ رفتہ اصلاح

سیدنا حضرت مسیح موعود کی خدمت میں ایک نکتہ چین اور جلد باز شخص کا ایک تنقیدی مکتوب موصول ہوا۔ جس پر حضور نے فرمایا:۔

''اصلاح ہمیشہ رفتہ رفتہ ہوتی ہے۔ بعض مستعجل لوگ ہیں جو نکتہ چینی میں جلدی کرتے ہیں۔ اخلاص اور ثبات قدم خدا تعالیٰ کا ایک فضل ہے۔ بہت لوگ ایسے ہیں جنہوں نے داخلہ کے فضل کی توفیق پائی اور اثبات قدم اور اخلاص کی توفیق کے حاصل کرنے کے واسطے ہنوز وہ منتظر ہیں۔ ہر ایک شخص کو چاہئے کہ وہ اپنی حالت کو دیکھے کیا وہ جس دن اس سلسلہ میں داخل ہوا۔ اس دن اس کی حالت وہ تھی جو آج اس کی ہے۔ ہر ایک آدمی رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے اور کمزوریاں آہستہ آہستہ دور ہو جاتی ہیں۔ گھبرانا نہیں چاہئے۔ اور اصلاح کے واسطے کوشش کرنی چاہئے۔ اپنے بھائی کو حقارت سے نہ دیکھو بلکہ اس کے واسطے دعا کرو۔ اور اس کے ساتھ لڑائی نہ کرو بلکہ اس کی اصلاح کی فکر کرو۔

(الفضل 29 مئی 2000ء)

احساس تشکر

ایک دفعہ حضرت مسیح موعود کے قریب کے مکان میں کسی شادی کی تقریب پر ایک رقاصہ منگوائی گئی جو رات بھر ناچتی رہی۔ آپ کو خبر ہوئی آپ نے دریافت کیا کہ اس کو رات بھر کیا ملا ہے۔ معلوم ہوا صرف پانچ روپے۔ صبح فرمایا کہ میں تو رات بھر شرمندہ ہی رہا کہ یہ پانچ روپے کے واسطے کتنی محنت کر رہی ہے؟ ہم اللہ تعالیٰ محسن، مربی سے ہزار در ہزار لاتعداد و لاانتہا تحفے اور انعام پا کر اتنی محنت نہیں کرتے۔ اسی طرح میں جب رات کو چوکیدار کی آواز سنتا ہوں تو شرمندہ ہو جاتا ہوں کہ چار پانچ روپے ماہانہ پا کر یہ رات بھر پہرہ دیتا ہے۔ چھوٹی راتوں میں آرام نہیں کرتا۔ سردی، بارش کی پرواہ نہیں کرتا۔ ہم اس کے بالمقابل کس قدر غافل سوتے ہیں۔ انسان خود ہی اپنے دل میں انصاف کرے۔'' (الفضل 6 اگست 1998ء)

عمر کی برق رفتار گاڑی

حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

''ہم سب کے سب عمر کی ایک تیز رفتار گاڑی میں سوار ہیں اور مختلف مقامات کے ٹکٹ ہمارے پاس ہیں کوئی دس برس کی منزل پر اتر جاتا ہے کوئی بیس کوئی تیس اور بہت ہی کم 80 برس کی منزل پر جبکہ یہ حال ہے تو پھر کیا بدنصیب وہ انسان ہے کہ وہ اس وقت کی جو اس کو دیا گیا ہے کچھ قدر نہ کرے اور ضائع کر دے۔''

(ملفوظات جلد اول ص401-402)

دنیا کی بے ثباتی

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت ہے کہ پہلے ایام میں اندرون خانہ سے بیت مبارک کی چھت پر آنے کے واسطے ایک لکڑی کی سیڑھی لگی ہوتی تھی اس کی طرف اشارہ کر کے حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے:۔

''میں سیڑھی پر ایک قدم رکھتا ہوں تو اعتبار نہیں ہوتا کہ دوسری پر بھی رکھوں گا۔''

(ذکر حبیب ص212 مؤلفہ حضرت مفتی محمد صادق صاحب)

جانوروں پر شفقت

ایک دفعہ عیدالاضحیہ کے موقع پر بارہ سیر گوشت بچ رہا۔ حضرت اماں جان حرم مسیح موعود نے حکم دیا کہ اسے باورچی خانہ میں رکھ دیا جائے تا کہ خراب نہ ہو۔ غلطی سے کتے اندر داخل ہو گئے اور دروازہ بند ہو گیا اور گوشت کھا لیا۔ کچھ لڑکوں نے ڈنڈے لے کر ان کو مارنا شروع کر دیا۔ حضرت اقدس نے دریافت فرمایا کہ یہ شور کیسا ہے۔ حضرت اماں جان نے بتایا کہ کتے گوشت کھا گئے ہیں اور لڑکے ان کو مار رہے ہیں۔

فرمایا:۔

ان کو مت مارو۔ کیا آپ ان کو گوشت دیتے تھے۔ خدا سب کا رب العالمین ہے۔

(الفضل 19 جون 2000ء)

ایذا رسانی پر صبر

میرٹھ سے ایک شخص احمد حسین شوکت نے ایک اخبار شحنۂ ہند جاری کیا ہوا تھا۔ اس اخبار نے جماعت کے خلاف ایک دل آزار ضمیمہ شائع کیا۔ جس پر جماعت میرٹھ کے صدر اور معزز زمیندار نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ ضمیمہ کے توہین آمیز مضامین پر عدالت میں نالش کر دوں؟ فرمایا:۔

''ہمارے لئے خدا کی عدالت کافی ہے یہ گناہ میں داخل ہوگا کہ اگر ہم خدا کی تجویز پر تقدم کریں اس لئے ضروری ہے کہ صبر اور برداشت سے کام لیں۔''

(الفضل 19 مارچ 1998ء)

خدا کی ستاری

ایک شخص سے کسی نے کہہ دیا تم جھوٹ بولتے ہو اس پر وہ بہت ہی طیش میں آ گیا اور سخت سست کہنے لگا اس کی آواز حضرت مسیح موعود کے گوش مبارک تک پہنچ گئی۔ فرمانے لگے کیا اس شخص نے عمر بھر میں کبھی جھوٹ نہیں بولا جو یہ اس قدر غیظ و غضب میں آ رہا

ہے۔ اتنی مدت خدا تعالیٰ نے ستاری سے کام لیا۔ اگر ایک بار کسی کی زبان سے جھوٹا کہلوا دیا تو اسے اپنی اصلاح کر لینی چاہئے تھی۔ اور خدا کے حضور شرمسار ہونا تھا نہ یہ کہ شور ڈال دیا۔ (الفضل 2 دسمبر 2000ء)

ذکر الٰہی اور قرآن سے محبت

حضرت مسیح موعود کی ہمیشہ سے عادت تھی کہ جب وہ اپنے کمرے یا حجرے میں بیٹھتے تو دروازہ بند کر لیا کرتے تھے۔ یہی طرز عمل آپ کا سیالکوٹ میں تھا۔ لوگوں سے ملتے نہیں تھے جب کچہری سے فارغ ہو کر آتے تو دروازہ بند کر کے اپنے شغل اور ذکر الٰہی میں مصروف ہو جاتے ...... بعض لوگوں کو یہ ٹوہ لگی کہ یہ دروازہ بند کر کے کیا کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن ٹوہ لگانے والوں کو حضرت مسیح موعود کی اس خفیہ کارروائی کا سراغ مل گیا اور وہ یہ تھا کہ آپ مصلیٰ پر بیٹھے ہوئے قرآن مجید ہاتھ میں لئے دعا کر رہے ہیں:۔

''یا اللہ تیرا کلام ہے مجھے تو تو ہی سمجھائے گا تو میں سمجھ سکتا ہوں۔'' (الفضل 22/اکتوبر 1998ء)

تائید دین کی تڑپ

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ سخت گرمی کے دن تھے۔ حضرت مسیح موعود تالیف وتصنیف میں منہمک تھے ایک مخلص دوست نے عرض کی کہ گرمی بہت ہے پنکھا لگوا لیا جائے۔ آپ نے تبسم کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:۔

تجویز تو آپ کی اچھی ہے مگر پنکھا لگا اور ٹھنڈی ہوا چلی تو پھر نیند آ جائے گی اور سونے کو جی چاہے گا۔ قوم تو آگے ہی سوئی ہوئی ہے ہم بھی سو رہے تو دین کی تائید کون کرے گا؟'' (الفضل 26 مارچ 1998ء)

شاہی خیمہ

جلسہ سالانہ 1906ء کا ذکر ہے کہ نماز جمعہ کا خطبہ ہو رہا تھا...... جب نماز شروع ہوئی تو حضرت مسیح موعود کو ایک ہندو نے شدید گالیاں دینی شروع کیں۔ حتیٰ کہ اس نے آپ کی لڑکیوں کو بھی غلیظ گالیاں اور نامناسب الفاظ کہے کہ یہ لوگوں کو بلا کر لاتا ہے۔ میرے مکان پر سے گزرتے ہیں۔ (اس ہندو کا مکان بیت اقصیٰ کی بڑی سیڑھیوں سے جنوب مغرب کی طرف تھا۔ نماز کے بعد) حضور نے اس کو کچھ نہ کہا اور گھر کو چلے گئے۔ تھوڑے وقفہ کے بعد حد بندی کرنے کے لئے حضور نے تار لگانے والے کو بھیجا۔ حد بندی کرنے کے بعد حضور نے آ کر تقریر فرمائی اور کہا کہ میں آج بہت خوش ہوں کہ میری جماعت نے نہایت صبر کا نمونہ دکھایا ہے ...... حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے حضرت مسیح موعود سے عرض کی کہ حضور بہتر ہو کہ اس مکان کو خرید لیں تو حضور نے فرمایا کہ میں تو اس کو ایک پیسہ میں بھی نہیں خریدتا جو شاہی خیمہ کے پاس آ کر خیمہ لگاتا ہے۔ اس کی شامت آئی ہوئی ہے۔ (خدا کی شان ...... کہ مغلظات بکنے والا شخص بعد میں سخت ذلیل ہوا اور بالآخر اس کے مکان پر صدر انجمن احمدیہ کا قبضہ ہو گیا اور اس پر سلسلہ احمدیہ کے مرکزی دفاتر کی شاندار عمارت تعمیر ہوئی۔) (الفضل 8 ستمبر 2001ء)

سادگی اور دنیا سے بے رغبتی

حضرت پیر سراج الحق صاحب نعمانی کا بیان ہے کہ گرمیوں کے دن تھے نماز عشاء کے بعد میں بیت مبارک کی چھت پر پہنچا۔ آپ کو دیکھ کر حضرت مسیح موعود نے فرمایا صاحبزادہ صاحب آ گئے۔ حضور ٹہلتے رہے اور کچھ دعائیں بھی پڑھتے رہے پھر قرآن مجید یعنی حمائل شریف ہاتھ میں لی اور مغربی منارہ پر لالٹین رکھ کر تلاوت فرماتے رہے میں اس انتظار میں بیٹھا کہ جب کوئی کام حضرت اقدس فرمائیں گے میں کروں گا خواہ تمام رات جاگنا پڑے۔ اسی اثنا میں حضور بیت مبارک کے فرش پر جہاں بوریا، چٹائی اور جائے نماز کچھ بھی نہیں تھا سیدھے لیٹ گئے اور ہاتھ پھیلا دیئے اور فرمایا کہ ''لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں بغیر چارپائی کے نیند نہیں آتی اور کھانا ہضم نہیں ہوتا۔ ہمیں تو خدا کے فضل سے زمین پر نیند آتی ہے اور ہاضمہ میں کوئی فتور نہیں ہوتا۔'' میں آپ کے پیر دبانے لگا۔ حضور نے فرمایا تم تو پیر ہو پیروں کو تو عادت ہوتی ہے کہ بغیر چارپائی اور عمدہ بستر کے نیند نہیں آتی۔ میں نیچے سے تمہارے واسطے چارپائی اور بستر گدا اچھا سا لاتا ہوں۔ میں یہ سن کر خوفزدہ ہو گیا اور کانپنے لگا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ یہ تکلیف گوارا کریں۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے زمین پر سونے کی عادت ہے نیز میرے والد صاحب شاہ حبیب الرحمٰن صاحب مرحوم جو حضور کے دعویٰ سے پہلے گزر گئے انہوں نے بھی مجھے یہ عادت ڈال دی ہے۔ حضرت اقدس اس بات کو سن کر خوش ہو گئے اور فرمایا ''تمہارے والد صاحب کا ایسا کرنا اب کام آ گیا۔ اور ایسا ہی چاہئے اور احباب کو یہی کرنا چاہئے کہ آرام طلبی نہ ہو۔ ہمارا جی چاہتا ہے کہ ہمارے دوست واحباب ایسے بن جائیں کہ گویا فرشتے ہیں اور ابھی آسمان سے اترے ہیں یہ دنیا میں ہوں مگر نہ ہوں۔''
(الفضل 11 مارچ 1999ء)

دنیا جائے حزن ومصیبت

حضرت مسیح موعود کا ایک مکتوب:۔

مخدومی مکرمی اخویم مولوی حکیم نور الدین صاحب سلمہ تعالیٰ۔ دنیا جائے حزن ومصیبت وغم ہے نہ ایک کے لئے بلکہ سب کے لئے جس کے ابتدا میں طفلی و بیچارگی اور آخر میں پیرانہ سالی وشیخوخیت (اگر عمر طبعی تک نہ پہنچی) اور سب سے آخر موت (بانگ برآید فلاں نماند) اس میں پوری پوری خوشی وراحت کا طلب کرنا غلطی ہے۔ رابعہ بصری کا قول ہے کہ میں نے اپنے لئے یہ اصول مقرر کر رکھا ہے کہ اصل حصہ دنیا میں میرے لئے غم ومصیبت ہے اور اگر کبھی خوشی پہنچ جائے تو یہ ایک زائد امر ہے جس کو میں اپنا حق نہیں سمجھتی تو مومن کو مرد میدان بن کر اس دار فانی سے تلخیاں و ترشیاں سب اٹھانی چاہئیں۔ ہمارا وجود اپنا اور اماموں سے کچھ انوکھا نہیں بلکہ اصل بات تو یہ ہے کہ لذت و انس وشوق وراحت طلب الٰہی میں تب ہی محسوس ہوتی ہے کہ جب صابر ہو کر یہ کہیں کہ میں ننگا آیا اور ننگا ہی آیا اور ننگا ہی جاؤں گا۔ (الفضل 20 جنوری 2001ء)

دنیاوی رنج وراحت گزرنے والی چیزیں ہیں

حضرت مسیح موعود کے ایک مکتوب سے اقتباس:۔

''میری زندگی صرف احیائے دین کے لئے ہے اور میرا اصول دنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلی منہ نہ پھیر لیں ایمان کا بچاؤ نہیں۔ راحت و رنج گزرنے والی چیزیں ہیں اگر ہم دنیا کے چند دم مصیبت ورنج میں کاٹیں گے تو اس کے عوض جاودانی میں راحت پائیں گے۔ بہشت انہی کی وراثت ہے جو دنیا کے دوزخ کو اپنے لئے قبول کرتے ہیں اور لذات عیش وعشرت دنیوی کے لئے مرے نہیں جاتے۔ دنیا کیا حقیقت رکھتی ہے اور اس کے رنج وراحت کیا چیز ہیں جس کو آخری خوشحالی کی خواہش ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ تکالیف دنیوی کو بانشراح صدر اٹھائے اور اس ناپاک گھر کی عزت اور ذلت کو کچھ چیز نہ سمجھے۔ یہ دنیا بڑا دھوکہ دینے والا مقام ہے جس کو آخرت پر ایمان ہے وہ کبھی اس غم سے غمگین اور نہ اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔'' (الفضل 20 جنوری 2001ء)

خدا کی خاطر تکالیف برداشت کرنے کا اجر

حضرت محمد فاضل صاحب ریٹائرڈ میونسپل انجینئر فیروز پور کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ نے اپنی والدہ صاحبہ اور بھاوج امۃ العزیز بیگم صاحبہ کے ساتھ قادیان میں حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے بعد آپ کی والدہ نے اپنے گاؤں بوتالہ میں لوگوں کی مخالفت احمدیت کے حالات سنائے۔ حضرت امام ہمام نے دریافت فرمایا کہ گاؤں والوں نے کس طرح آپ کو گاؤں سے نکالا کس طرح آپ کے گھر کا پانی بند کیا اور کس طرح تنور سے آپ کی روٹیاں لگوانی بند کر دیں۔ بعد ازاں فرمایا:۔

''جو سب تکلیفیں آپ اپنے گاؤں میں برداشت کرتے رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے ان کو برداشت کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو بڑا اجر دے گا ...... کیونکہ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان تکلیفوں کی کوئی پرواہ نہیں کی اور آپ نے اس مخالفت کے دوران میں خدا کے فضل سے اپنے ایمانوں کو نہیں چھوڑا اس کے عوض میں اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج انشاء اللہ بلند کرے گا۔''
(الفضل 16/اپریل 1998ء)

نفع وضرر خدا کے اختیار میں ہے

ایک دفعہ حضرت مولوی نور الدین صاحب نے حضرت مسیح موعود سے عرض کیا کہ حضور وہ دوائی بہت مفید ہے فلاں مریض اس سے تندرست ہوا فلاں اور فلاں۔ فرمایا:۔

مولوی صاحب! دوا نے تو صحت نہیں بخشی خدا نے بخشی۔ وہی دوائی کئی کے لئے مضر بھی ہو گی۔ نفع و ضرر خدا کے اختیار میں ہے۔ شفا کو اپنے یا کسی کی طرف منسوب کرنا ہی شرک ہے۔''
(الفضل 2 جون 2001ء)

معاملہ کی صفائی

حضرت مسیح موعود نے کسی شخص کے ہاتھ روپے بھیجے تو ایک روپیہ الگ کر کے دیا کہ اس میں عیب ہے یہ اسے دکھا کر دینا اور ساتھ ایک آنہ دیا۔
(الفضل 26 مئی 2001ء)

ایک ماہر عملیات کو توبہ کی تلقین

حضرت مسیح موعود کے پاس ایک عامل آ کر رہا۔ اس نے آپ کے اخراجات کو دیکھا کہ بہت زیادہ ہیں تو اس نے کہا مرزا صاحب! آپ کو ایک عمل بتا دوں۔ آپ کا خرچ بہت ہے۔ آمدنی کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ میرے عمل سے آپ کو پانچ روپیہ روزانہ مل جایا کریں گے۔ دو تین دن تک آپ اس کی باتیں سنتے رہے۔ آخر ایک دن آپ نے فرمایا کہ وہ روپیہ آپ کو کہاں سے آتا ہے اس نے جواب میں ملائکہ کہا یا جن پھر آپ نے فرمایا کہ وہ کسی کا مال اٹھا لاتے ہوں گے یہ تو حرام ہے اور ایسا خیال کرنا شرک ہے پھر بڑے جوش سے فرمایا اس سے توبہ کرو اللہ تعالیٰ کے کلام کو مول لینا چاہتے ہو؟ (الفضل 28/اگست 1934ء)

محسن کے احسانات کا لحاظ نہ رکھنا

حضرت مسیح موعود کی ڈائری سے منقول:۔

''خدائے تعالیٰ کی حدود کو توڑنا سخت بے ایمانی کا کام ہے۔ خدا ترس انسان کو اگر کوئی شخص گناہ کی طرف رغبت دے جیسا کہ زلیخا نے یوسف کو دی تو وہ بھی کہے گا معاذ اللہ ...... اور دانشمند خدا کے مخالف کیونکر بدی میں پڑ سکتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایسے محسن کے احسانات کا لحاظ نہ رکھنا اور اس کو ناراض کرنا سخت بدذاتی ہے۔ علاوہ اس کے وہ قادر ہے کہ ایک ہی رات میں اندھا کر دے یا مجذوم کر دے یا کوئی ایسی دردانگیز بیماری لگا دے کہ دن رات چلاّنا کام ہو اور زندگی جہنمی بن جائے۔'' (الفضل 26 مئی 2001ء)

روحانی کمال

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''روحانی طور پر انسان کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی کمال نہیں کہ وہ اس قدر صفائی حاصل کرے کہ خدا تعالیٰ کی تصویر اس میں کھینچی جائے۔
(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 ص 27)

ماخوذ

امریکہ کی سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی۔ سی آئی اے

22 جنوری 1946ء کو صدر ٹرومین نے ایڈمرل سڈنی کی زیر قیادت سنٹرل انٹیلی جنس گروپ (CIG) تشکیل دیا جسے 18 ستمبر 1947ء کو سنٹرل انٹیلی جنس ایجنسی (CIA) کے نام سے تبدیل کر دیا گیا اس کے ساتھ ہی ایک نیشنل سیکورٹی کونسل بھی قائم کی گئی جس کا مقصد سی آئی اے کی پالیسیوں کو ملکی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا تھا۔

20 جون 1949ء کو ایک خصوصی قانون پاس کیا گیا جس کا مقصد سی آئی اے کے اختیارات میں اضافہ کرنا اور اس کی کارکردگی کو مزید فعال کرنا شامل تھا۔ 4/ اگست 1955ء کو صدر آئزن ہاور نے 46 ملین ڈالر کی لاگت سے نیا سی آئی اے ہیڈ کوارٹر قائم کرنے کی منظوری دی۔ اس کے علاوہ 13 جنوری 1956ء کو غیر ملکی سرگرمیوں پر نظر رکھنے کے لئے ایک بہت بڑے بین الاقوامی ماہرین کے بورڈ کے قیام کی منظوری دی گئی۔ 3 نومبر 1959ء کو ورجینیا میں بھی ایک سی آئی اے ہیڈ کوارٹر کے قیام کا اعلان کیا گیا اور یوں سی آئی اے کا اثر ورسوخ اور دائرہ اختیار بڑھتا چلا گیا۔

17/ اپریل 1967ء کو سی آئی نے کیوبا پر پہلا باقاعدہ پلان حملہ کروایا۔ 20 ستمبر 1961ء کو واشنگٹن میں تمام سی آئی اے دفاتر کے سٹاف کو بلا کر نئے سرے سے بریفنگ دی گئی۔ 4 جنوری 1975ء کو امریکی صدر گیرالڈ فورڈ نے حکومتی آرڈر 11828 پر دستخط کرتے ہوئے ایک کمیشن کے قیام کی منظوری دی جس کا مقصد سی آئی اے کی کارکردگی کی رپورٹ تیار کرنا تھا۔ 6 جون 1975ء کو نائب صدر نیلسن کی قیادت میں یہ رپورٹ پیش کر دی گئی۔ 27 جنوری 1975ء میں کو سینیٹر فرینک چرچ کی سربراہی میں ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کا مقصد اگلے پندرہ ماہ تک انٹیلی جنس کی کارکردگی کا جائزہ لینا اور پھر اس کی بہتری کے لئے تجاویز فراہم کرنا تھا۔ 26 جون 1976ء کو اس ایجنسی نے بھی اپنی رپورٹ پیش کر دی۔ اس دوران سی آئی اے کو مختلف قسم کے الزامات کا سامنا بھی رہا کیونکہ بیرون ملک سے زیادہ اندرون ملک اس کی کارکردگی کو غیر تسلی بخش اور ناقص قرار دیا جا رہا ہے۔ 19 مئی 1976ء کو ایک مستقل کمیٹی قائم کی گئی جس کا مقصد ملک میں سی آئی اے کی کارکردگی پر مسلسل چیک رکھنا تھا۔ 14 جولائی 1977ء کو DMA نامی کمیٹی کے قیام کا مقصد سی آئی اے کے علاوہ دوسری ایجنسیوں کی کارکردگی میں تسلسل لانا اور انہیں سی آئی اے کے ساتھ لنک اپ کرنا تھا۔ جس کے نتیجے میں 24 جنوری 1978ء کو صدر جمی کارٹر نے آرڈر 12036 کے ذریعے ایجنسی کے ڈھانچے میں کئی بنیادی تبدیلیاں کیں۔ 20/ اکتوبر 1981ء صدر ریگن نے ملک کی انیس اہم شخصیات کو ایجنسی کے ایڈوائزری بورڈ سے منسلک کر دیا۔ 4 دسمبر 1981ء کو ایک اور آرڈر 12333 کے تحت انہوں نے ایجنسی کی کارکردگی کے حوالے سے شکوک وشبہات دور کئے۔ 23 جون 1982ء کو صدر ریگن نے ایک اور قانون پاس کرتے ہوئے ان لوگوں پر پابندی لگا دی جو غیر ضروری طور پر ایجنسی کا نام استعمال کر رہے تھے۔ 15/ اکتوبر 1984ء کو سنٹرل انٹیلی جنس انفارمیشن ایکٹ 84ء پاس کیا گیا جس کا مقصد اس بات کو یقینی بنانا تھا کہ سی آئی اے کی تمام اہم معلومات کو خفیہ رکھا جائے گا تاکہ کسی بھی قسم کی سنگین اور گھناؤنی صورت سے نمٹا جاسکے۔

یکم نومبر 1985ء کو نائب صدر بش سینئر نے ہیڈ کوارٹر کی عمارت میں توسیع کا سنگ بنیاد رکھا۔ 27 مئی 1987ء کو ان سی آئی اے سٹاف ممبران کی یاد میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا جو ڈیوٹی سرانجام دیتے ہوئے اپنی جانوں پر کھیل گئے تھے۔ مارچ 1991ء میں ہیڈ کوارٹر کی نئی عمارت کا افتتاح کیا گیا۔ 18 ستمبر 1997ء کو دنیا کی اس طاقتور ترین ایجنسی نے اپنے پچاس سالہ کامیاب دور کی گولڈن جوبلی منائی۔ 26/ اپریل 1999ء کو سی آئی اے ہیڈ کوارٹر کو جارج بش سنٹر فار انٹیلی جنس کے نام سے منسوب کر دیا گیا جس کا مقصد ان کی شاندار کارکردگی کو خراج تحسین پیش کرنا تھا۔ 4 مئی 2000ء کو شرمین کینٹ سکول کو ایجنسی کا حصہ بنا دیا گیا۔ 3 جون 2004ء کو اس ایجنسی کے اٹھارہویں سربراہ جارج ٹینٹ نے اپنی گھریلو مصروفیات کا بہانہ بنا کر استعفیٰ دے دیا جس نے امریکہ سمیت دنیا کے مختلف ممالک کے لوگوں کو بھی حیران کر دیا کیونکہ موجودہ صورتحال میں ٹینٹ کے استعفیٰ کی کوئی بڑی وجہ نظر نہیں آئی سوائے اس کے کہ 16 مئی 2004ء کو کولن پاول نے عراق میں کیمیائی ہتھیاروں کی موجودگی کے متعلق سی آئی اے کی رپورٹ کو غلط قرار دیا تھا۔ جارج ٹینٹ ایلن ڈیلوذ کے بعد سب سے طویل مدت تک سی آئی اے کے نگہبان رہے۔

اپنے قیام سے لے کر اب تک دنیا کا شاید ہی کوئی ایسا ملک بچا ہو جو دنیا کی اس طاقتور ترین اور خوفناک ترین ایجنسی کے شر سے بچ سکا ہو۔ ترقی یافتہ یورپین ممالک سے لے کر لاطینی امریکہ کے کئی چھوٹے بڑے ممالک سبھی اس کی دسترس میں آتے رہے ہیں۔ اس کے طویل کارناموں کی تفصیل بیان کرنے کے لئے تو ایک پوری کتاب بھی کم ہوگی مگر ذیل میں ہم مختصراً سالہا سال کی ترتیب سے اس کی کارکردگی کی تفصیل بیان کر رہے ہیں۔

1952ء:

سی آئی اے نے اپنی خفیہ سرگرمیوں کو مزید فعال بنانے کے لئے کئی ماہرین کی مدد سے ایک خصوصی رپورٹ تیار کی جسے رابرلٹن پینل رپورٹ کا نام دیا گیا۔ اس کے تحت ملک کی علاقائی اور جغرافیائی صورتحال کو درپیش چیلنجز اور ان کے سدباب کے لئے ضروری اقدامات کرنے پر زور دیا گیا تھا۔

1953ء:

مشہور سی آئی اے ڈائریکٹر ایلن ڈیولز کی قیادت میں سی آئی اے نے اپنی تاریخ کی سب سے اہم کاوش کی جب لاکھوں ملین ڈالر خرچ کر کے اس بات پر تحقیق کی گئی کہ انسانی دماغ کو کس طرح قابو کیا جاسکتا ہے۔ وہ کون سے عوامل ہیں جو انسانی دماغ کو کنٹرول کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ یہ تحقیق آنے والے دور کے لئے بہت ہی مفید اور مؤثر ثابت ہوئی اور اس نے مختلف ممالک میں سی آئی اے کو اپنا نیٹ ورک پھیلانے میں بہت زیادہ مدد دی۔

1958ء:

ایک سی آئی اے آفیسر نے ایک اور خصوصی رپورٹ پیش کی جس میں طاقت کے جنون اور انسانی خواہشات کے اوپر تحقیق کی گئی تھی اس کا مقصد بھی انسانی ذہن کے اندر چھپی ہوئی خواہشات کو سامنے لانا تھا۔

1960ء:

سی آئی اے نے اپنے قریبی دشمن کیوبا کے صدر کاسترو کو ختم کرنے کے لئے کئی پلانز ترتیب دیئے مگر سب میں انہیں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔ 1960ء میں سی آئی اے کے اندرونی تحقیقاتی ادارے نے غیر سائنسی بنیادوں پر معلومات کا تجزیہ کرنے کے لئے ایک طریقہ کار وضع کیا جس کا مقصد معلومات کو مختلف پیمانوں پر جانچنا تھا۔

1963ء:

سی آئی اے نے اپنی تاریخ کے سب سے بڑے آپریشن میں حصہ لیا جب اس کی فوج کیوبا کے ساحل پر اتری مگر اس بار بھی ناکامی اس کا مقدر ٹھہری۔

1962ء:

سی آئی اے نے کیوبا حکومت کا تختہ الٹنے کے لئے ایک نفسیاتی آپریشن کا آغاز کیا جس میں کئی ایجنسیوں نے حصہ لیا۔ آپریشن منگوس نامی اس آپریشن میں سی آئی اے چند مخصوص نتائج حاصل کرنے میں کامیاب ہوئی۔

1963ء:

سی آئی اے نے ایک خفیہ تحقیقاتی کتاب (Manual) تیار کیا جس کا مقصد ہر شخص کی نفسیات میں حائل رکاوٹوں کا سدباب کرنا تھا اس تحقیق نے بھی سی آئی اے کا مستقبل تعین کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

1990ء:

سی آئی اے نے کئی امریکی شہریوں کو گوئٹے مالا میں ہلاک کر دیا۔ اس کا مقصد امریکہ میں سے اس

باقی صفحہ 6 پر

سی آئی اے کے سربراہ

نمبر شمار	سی آئی اے چیف	امریکی صدر	مدت ملازمت
1	سڈنی سارس	ٹرومین	23 جنوری 1946ء تا 10 جون 1946ء
2	ہائیٹ وانڈن برگ	ٹرومین	10 جون 1946ء تا یکم مئی 1947ء
3	روسکو ہیلن کوٹر	ٹرومین	یکم مئی 1947ء تا 7/ اکتوبر 1950ء
4	والٹر بیڈن سمتھ	ٹرومین	
5	ایلن ڈیولز	آئزن ہاور	26 فروری 1953ء تا 29 نومبر 1961ء
6	جان میکون	جان ایف کینیڈی	29 نومبر 1961ء تا 28/ اپریل 1965ء
7	ولیم رابرن	جانسن	28/ اپریل 1965ء تا 30 جون 1966ء
8	رچرڈ ہیلمس	جانسن	30 جون 1966ء تا 2 فروری 1973ء
9	جیمز سکسنگر	نکسن	
10	ولیم کال بائی	نکسن	
11	جارج بش سینئر	ہنری فورڈ	30 جنوری 1976ء تا 20 جنوری 1977ء
12	سٹانس فیلڈ ٹرز	جمی کارٹر	
13	ولیم کیسے	ریگن	28 جنوری 1981ء تا 29 جنوری 1987ء
14	ولیم ویبسٹر	جارج بش سینئر	26 مئی 1987ء تا 31/ اگست 1991ء
15	رابرٹ گیسٹس	جارج بش سینئر	
16	جیمز ولسے	کلنٹن	
17	جان ڈوئچ	کلنٹن	10 مئی 1995ء تا 15 دسمبر 1996ء
18	جارج ٹینٹ	کلنٹن	11 جولائی 1997ء تا 11 جولائی 2004ء

رشیدہ بشارت صاحبہ

میری والدہ مکرمہ عصمت بی بی صاحبہ کا ذکر خیر

میری والدہ مرحومہ حضرت حکیم مولوی شیر محمد صاحب آف بجن کی بیٹی تھیں جو 313 رفقاء میں شامل تھے۔ والدہ مرحومہ کی ولادت کے بعد نام حضرت مسیح موعود سے ہی رکھوایا گیا اور حضور نے عصمت بی بی نام عطا فرمایا۔ آپ اسم بامسمّٰی ثابت ہوئیں۔ میرے نانا جان جوانی میں ہی وفات پا گئے۔ چنانچہ حضرت مولوی نظام الدین (والدہ مرحومہ کے تایا) نے والدہ مرحومہ کو اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا اور ان کی پرورش اسی گھر میں ہوئی جہاں حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حافظ عبدالعلی صاحب پروان چڑھے۔

حضرت مولوی نظام الدین کے ننھیال ادرحمہ میں پڑہار قوم سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کی والدہ بوقت ولادت ہی وفات پا گئیں۔ لہٰذا ننھیال نے ہی پرورش کی اور وہیں دائمی رہائش رہی۔ چونکہ علمی خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ لہٰذا ننھیال والوں نے باوجود زمینداری کے کاموں میں مشغول ہونے کے آپ کو اپنی طاقت سے بڑھ کر تعلیم دلوائی۔ آپ بہت بڑے عالم دین اور نافع الناس وجود ثابت ہوئے۔ آپ کسی بڑے شہر کے دارالعلوم میں اپنی دینی اور علمی قابلیت کے جوہر دکھا سکتے تھے۔ اپنے خاندان کے کہنے پر آپ نے ہمیشہ کے لئے ادرحمہ میں رہائش اختیار کی اور گاؤں کے لوگوں کو علم کے نور سے منور کیا۔

اپنے بھانجے چوہدری دل احمد آئی سی ایس اور اپنے بیٹوں حضرت حافظ عبدالعلی صاحب ایل ایل بی اور حضرت مولوی شیر علی صاحب کو علی گڑھ اور بعدازاں لاہور میں گریجوایشن کروائی جو دین کے درخشندہ ستارے بنے۔

گاؤں کے مکتب میں لڑکیاں اور لڑکے تعلیم پاتے تھے۔ لڑکوں کو بیت الذکر میں پڑھاتے اور لڑکیاں گھر میں تعلیم پاتیں۔ میری والدہ مرحومہ کی اعلیٰ تربیت کی۔ تمام دینی علوم سے روشناس کرایا اور فارسی میں بھی گلستان، بوستان پڑھائیں اور دینی علوم میں طاق کر دیا۔ میری والدہ مرحومہ سے انہوں نے نہایت محبت اور شفقت کا سلوک کیا اور ان کی بہتری کے لئے ہر ممکن کوشش کی اور اپنے ننھیال میں ہی شادی کر دی۔ میرے والد مرحوم نہایت نیک نرم مزاج شفیق اور حلیم الطبع تھے۔ والدہ مرحومہ سے نہایت محبت اور عزت کا سلوک کیا اور کبھی دل شکنی نہ کی میرے والد مرحوم چوہدری محمد بخش اپنے حسن اخلاق کی وجہ سے علاقے میں جانے پہچانے جاتے تھے۔

میری والدہ مرحومہ بہت سخی اور خیرات کرنے والی، غریب پرور اور فدائی احمدی تھیں۔ زہد و تقویٰ میں بہت مقام تھا۔ بہت سی بچیوں کو قرآن کریم پڑھایا اور دینی کاموں میں پیش پیش رہیں۔

آپ نے اپنے تایا مولوی نظام الدین کی بہت خدمت کی اور وہ بھی آپ سے بے حد خوش رہے۔ آپ پیدائشی طور پر نیک فطرت لے کر پیدا ہوئیں اور عبادت میں حد درجہ شغف آپ کا طرہ امتیاز تھا مولوی صاحب کی بیٹی ہونے کے ناطے سب گاؤں والے آپ کی بہت عزت کرتے اور ہر کام میں آپ کی راہنمائی چاہتے۔

وقت یونہی گزر رہا تھا کہ آپ نے اپنے بچوں کی دینی تربیت کے لئے قادیان جانے کا پختہ ارادہ کر لیا۔ گھر میں ماشاء اللہ خوشحالی تھی والد مرحوم صدر قانون گو تھے۔ زمینیں تھیں مگر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر قادیان ہجرت کی اور یوں ہمیں زیور تعلیم سے آراستہ کیا۔ محلّہ دارالفضل میں مکان بنایا وہاں بھی اپنا مقام بنایا۔ گھر میں ظہر کی نماز باقاعدہ باجماعت پڑھاتیں۔ اجلاسوں میں شرکت کرتیں، پنجابی میں بہت عمدہ تقریر کرتیں۔ اسی طرح دینی کاموں اور صدقہ و خیرات میں پیش پیش رہتیں۔

گرمی کی چھٹیوں میں جب ادرحمہ جاتے تو پھر اسی طرح دینی کاموں میں سرگرم ہو جاتیں۔ اجلاس کرواتیں اور جب رمضان شریف آتا تو سب عورتوں کو اعتکاف کی ترغیب دیتیں اور آخری عشرہ میں بیت الذکر میں معتکف ہوتیں اور ساتھ ہی دس بارہ نیک اور متقی عورتیں بھی شریک ہوتیں۔ عبادت الٰہی اور تلاوت قرآن کے عجیب نظارے تھے کہ ہر عورت دوسرے سے بڑھ کر عبادت کرنے کی کوشش کرتی غرض گاؤں میں عبادت، تقویٰ و نیکی میں مسابقت کا رجحان روز بروز ترقی کرتا گیا۔ حتیٰ کہ ان کی وفات کے بعد بھی عبادت اور تقویٰ کی روح اسی طرح کام آ رہی ہے اور عابدہ و زاہدہ عورتیں اللہ کے حضور سربسجود رہتی ہیں۔

محترمہ سردار بیگم مرحومہ میری رضاعی والدہ بھی تھیں۔ تضرع اور تذلل سے دعا کرنے والی تھیں۔ چنانچہ ایسی عاجزی سے آستانہ الٰہی پر گریں کہ اپنے بیٹے کی سزائے موت کو معاف کروا لیا یہ کیسا معجزہ تھا!

میری والدہ مرحومہ مستجاب الدعوات تھیں۔ قبولیت دعا کا ایک عجیب واقعہ میں نے چھوٹی عمر میں ملاحظہ کیا۔ میرے بڑے بھائی ڈاکٹر محمد سعید صاحب مرحوم کی شادی میرے ماموں حافظ عبدالعلی مرحوم کی بیٹی سے ہوئی کچھ ایسی بیماری تھی کہ تین چار سال اولاد نہ ہوئی اور مایوسی بتائی جاتی تھی۔ والدہ مرحومہ کو شدید غم اور فکر ہوا۔ دعاؤں میں لگ گئیں ہم صبح اٹھتے تو آپ کو سجدے میں گرے ہوئے پاتے۔ ایک روز صبح ہی مجھے بلایا اور کہا جو میں لکھاؤں وہ لکھو۔ مجھے بتایا کہ میں عرصہ سے خدا کے حضور دعا کر رہی تھی کہ آج رات خواب میں ایک تختی جس پر چار سطریں لکھی ہوئی تھیں۔ میرے سامنے کی گئیں جو لکھوایا وہ مکمل تو یاد نہیں مگر زیادہ تر یہ الفاظ تھے ”دعا اس وقت قبول ہوتی ہے جب انتہا درجہ کی عاجزی اور تذلل اختیار کیا جائے۔ خدا کے حضور اپنی روح کو پگھلا دے اور اپنے اوپر موت وارد کرے اور عاجزی اور زاری کرے“۔ چنانچہ ایسے ہی دعا کی اور کمزور ہوتی گئیں طاقت نہ رہی اور بھائی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اگلے سال بیٹے سے نوازا اور پھر ماشاء اللہ اور اولاد بھی دی۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں مانگنا بہت مشکل کام ہے فرماتے ہیں ؎

جو منگے سو مر رہے سو منگن جا

یعنی مانگنا مرنے کے برابر ہوتا ہے۔ بغیر اس کے مراد حاصل نہیں ہو سکتی۔

احمدیت سے محبت ہونے کی وجہ سے دعوت الی اللہ کے کاموں میں پیش پیش رہتیں۔ گاؤں میں گھر میں جو جلسے کرواتیں اس میں محنت کش خواتین کو بلا کر احمدیت کا پیغام دیتیں اور کئی عورتوں نے متاثر ہو کر احمدیت قبول کی اپنے ننھیال والوں کو جو اہل حدیث تھے۔ دعوت الی اللہ کرتیں اور لمبی بحث چل پڑتی۔ وہ لوگ چنیوٹ کے ساتھ ایک موضع میں رہتے تھے۔ ایک دفعہ اسی طرح بحث اور دلائل دے رہی تھیں کہ ان کے ماموں نے مذاقاً کہا کہ ”اچھا عصمت بی بی ہم تمہارے مرزا صاحب کو مان لیں گے اگر تم اپنا قادیان چنیوٹ کے قریب لے آؤ۔ قدرت دیکھئے کہ اس واقعہ کے تین چار سال بعد ملک تقسیم ہو گیا اور خدا کے فضل سے ربوہ چنیوٹ کے قریب دریا کے پاس آباد ہو گیا۔ دریائے چناب کے کنارے سے ان کا موضع صرف ڈھائی میل ہے۔ مگر جن کو خدا تعالیٰ ہدایت نہ دے وہ نہیں قبول کرتے۔

ادرحمہ میں دو برادریاں ہیں پڑہار اور لنگاہ راجپوت۔ میرے نانا مولانا نظام الدین مرحوم تو پڑہار برادری کے نواسے تھے اور انہی سے زیادہ تعلق تھا لیکن علم کی دولت سے ہر شخص فیضیاب تھا اور خواندگی کی شرح بہت زیادہ تھی۔ حضرت مسیح موعود کے دعویٰ کے جلد بعد ہی ماموں حافظ عبدالعلی صاحب مرحوم اور مولوی شیر علی صاحب مرحوم تو احمدی ہو گئے مگر ان کے والد صاحب جو خود جید عالم دین اور فاضل تھے ان کی کوئی دلیل قبول نہ کرتے۔ آخر دلائل سے قائل ہوئے چونکہ امام بیت الذکر بھی تھے۔ ادرحمہ والی بیت میں تشریف لے گئے دونوں برادریوں کو اکٹھا کیا اور لنگاہ برادری جو کثرت میں تھی ان سے فرمایا کہ میں نے حق قبول کر لیا ہے اور امام مہدی کو مان لیا ہے لہٰذا آپ اپنے امام کا انتظام کر لیں۔ میں رخصت ہوتا ہوں۔ یہ سنتے ہی لنگاہ برادری نے بیک زبان کہا ”نہ مولوی صاحب جہاں آپ وہاں ہم“ اور سب نے احمدیت قبول کر لی۔

اب جب میں لنگاہ برادری کی نیکی اور تقویٰ و علمی ترقی کی خبریں الفضل میں پڑھتی ہوں تو ان سب کا صدق ایمان اور یقین میرے لئے باعث فخر بنتا ہے۔ ان کے بچوں کی علم کے میدان میں شاندار کامیابیاں اعلیٰ عہدے اور تعلیمی ریکارڈ میرے لئے خوشی و انبساط کا موجب ہوتا ہے۔ ان کے مقابلے میں ہماری پڑہار برادری نے کوئی نمایاں ترقی نہیں کی۔

والدہ مرحومہ چھ سات سال کی عمر میں دو تین دفعہ اپنے والد مرحوم کے ساتھ قادیان جلسہ سالانہ کے موقع پر حضرت مسیح موعود کی زیارت سے بھی مشرف ہوئیں۔

غرض آپ بے شمار خوبیوں کی مالک تھیں۔ تمام عمر درس و تدریس اور نیکی کے کاموں میں بسر کی۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ علیّین مقام عطا فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین

بقیہ صفحہ 5

ایجنسی کے مخالف امریکی شہریوں کا خاتمہ کرنا تھا تاکہ مخالفت کے عنصر کا خاتمہ کیا جا سکے۔

1991ء:

سی آئی اے نے عراق میں ایک بہت بڑے مشن کا آغاز کیا جس کا مقصد عراقی صدر صدام حسین حکومت کا خاتمہ کرنا اور کویت کو اس کے تسلط سے آزاد کروانا تھا۔ یہ مشن پچاس فیصد کامیاب رہا۔

1997ء:

سی آئی اے کے ایک تجزیہ نگار نے ایجنسی کی کارکردگی کو تنقید کا نشانہ بنایا اور اس بات پر زور دیا کہ ایجنسی کو مستقبل کے درپیش چیلنجز کو سامنے رکھتے ہوئے مزید مؤثر اور انسان دوست پالیسی اپنانی چاہئے۔

1999ء:

سی آئی اے کی غلط رپورٹ کے نتیجے میں امریکی طیارے نے یوگوسلاویہ میں چائنیز سفارت خانے پر حملہ کر دیا جس سے تین چینی صحافی جان بحق ہو گئے۔ اس پر سی آئی اے کو اپنے کئی سٹاف ممبروں کو فارغ کرنا پڑا۔

2001ء:

سی آئی اے کو اپنی تاریخ کے سنگین بحران کا سامنا کرنا پڑا جب 11 ستمبر 2001ء کو ورلڈ ٹریڈ سنٹر پر حملے سے 2973 لوگ ہلاک ہو گئے۔ فوری تحقیقات کے نتیجے میں ایجنسی نے سارا الزام القاعدہ اور اسامہ بن لادن پر ڈال کر اپنی جان بخشی کروائی۔

2003ء:

امریکی سفارت کار جوزف ولسن نے انکشاف کیا کہ سی آئی اے نے اس سے رابطہ کرنے کے بعد عراق کے متعلق ایک ایسی جعلی رپورٹ تیار کرنے کے لئے کہا ہے۔ جس کے ذریعے عراق میں یورینیم کی موجودگی کا پتہ لگایا جا سکے۔

2004ء:

3 جون کو سی آئی اے کے سربراہ جارج ٹینٹ نے استعفیٰ دے دیا۔ وہ تقریباً سات سال تک اس تنظیم کے سربراہ رہے۔

سی آئی اے کی طویل تاریخ کو سامنے رکھتے ہوئے اس بات کا اندازہ لگانا زیادہ مشکل نہیں ہے کہ یہ دنیا کی سب سے خطرناک ترین خفیہ ایجنسی ہے جس کے لائحہ عمل اور طریقہ واردات کا خود کئی امریکی لوگوں کو معلوم نہیں۔

(روزنامہ نوائے وقت 12 جون 2004ء)

☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہوتو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ)

مسل نمبر 40015 میں امۃ النور منعم زوجہ عبدالمنعم قوم پیشہ خانہ داری عمر27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-8-24 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔زیور طلائی مالیتی 10382 کرونز وزنی 147 گرام 85 ملی گرام۔ اس وقت مجھے مبلغ -/4500 کرونز ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ النور منعم گواہ شد نمبر 1 عبدالمنعم ناصر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 خواجہ عبدالمومن وصیت نمبر 17960

مسل نمبر 40016 میں امتہ الشکور قانتہ بنت خواجہ عبدالمومن قوم کشمیری پیشہ ملازمت عمر34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-8-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مکان مالیتی ساڑھے چھ لاکھ کرونز جو بینک سے قرض لے کر لیا گیا ہے۔2۔ زیور مالیتی 7000 سات ہزار کرونز۔اس وقت مجھے مبلغ -/7000 کرونز ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ امتہ الشکور قانتہ گواہ شد نمبر 1 خواجہ عبدالمومن ناروے وصیت نمبر 17960 گواہ شد نمبر 2 عامر صدر حلقہ ناروے

مسل نمبر 40017 میں نعیمہ زرتشت بنت زرتشت منیر احمد قوم ککے زئی افغان پیشہ طالب علم عمر24 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2004-8-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK7000 ماہوار بصورت جزوقتی ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ نعیمہ زرتشت گواہ شد نمبر 1 زرتشت منیر احمد ناروے وصیت نمبر 23250 گواہ شد نمبر 2 اطہر محمود قریشی ناروے وصیت نمبر 25854

مسل نمبر 40018 میں بشریٰ زرتشت بنت زرتشت منیر احمد خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علم عمر22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-8-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK2000 ماہوار بصورت جزوقتی ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ بشریٰ زرتشت گواہ شد نمبر 1 زرتشت منیر احمد خان ناروے وصیت نمبر 23250 گواہ شد نمبر 2 اطہر محمود قریشی ناروے وصیت نمبر 25854

مسل نمبر 40019 میں ہبۃ الرحمان زرتشت بنت زرتشت منیر احمد خان قوم ککے زئی پٹھان پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 04-8-28 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK2000 ماہوار بصورت جزوقتی ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ ہبۃ الرحمان زرتشت گواہ شد نمبر 1 زرتشت منیر احمد ناروے وصیت نمبر 23250 گواہ شد نمبر 2 اطہر محمود قریشی ناروے وصیت نمبر 25854

مسل نمبر 40020 میں حمارحمٰن بنت عبدالرحمٰن ثانی قوم ورک پیشہ ملازمت عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 04-6-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK7000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ حمارحمٰن گواہ شد نمبر 1 رائے عبدالقدیر ولد عبدالحق صاحب ناروے وصیت نمبر 21016 گواہ شد نمبر 2 چوہدری افتخار حسین اظہر ناروے

مسل نمبر 40021 میں صائمہ نصیر زوجہ نصیر احمد عامر قوم جٹ کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 2004-9-4 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔مشترکہ مکان۔ اس وقت مجھے مبلغ NK3000 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ صائمہ نورین گواہ شد نمبر 1 اطہر محمود قریشی ناروے وصیت نمبر 25854 گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد خاوند موصیہ ناروے

مسل نمبر 40022 میں فریدہ قدیر زوجہ رائے عبدالقدیر قوم مغل پیشہ خانہ داری/ملازمت عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اوسلو ناروے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 2004-8-22 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔حق مہر -/6000 پاکستانی روپے وصول شدہ۔2۔ زیور طلائی وزنی 25 تولے مالیتی -/25000 نارویجن کرونز۔اس وقت مجھے مبلغ -/NK4000 ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ فریدہ قدیر گواہ شد نمبر 1 رائے عبدالقدیر خاوند موصیہ ناروے گواہ شد نمبر 2 افتخار حسین اظہر ناروے وصیت نمبر 28405

مسل نمبر 40023 میں اسماء جاوید بنت جاوید چوہدری قوم جٹ پیشہ طالب علم عمر ساڑھے انیس سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناروے بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 04-8-8 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔1۔زیور طلائی بالیاں۔انگوٹھی مالیتی 2000 نارویجن کرونز۔(وزنی 2 تولہ)اس وقت مجھے مبلغ -/NK500 ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جوبھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ اسماء جاوید گواہ شد نمبر 1 نثار احمد ناروے گواہ شد نمبر 2 افتخار حسین اظہر ناروے وصیت نمبر 28405

نمایاں کامیابی

مکرم سید حنیف احمد صاحب مربی سلسلہ فری ٹاؤن سیرالیون لکھتے ہیں کہ خاکسار کی بڑی بیٹی حافظہ سیدہ مریم احمد صاحبہ واقفہ نو نے BECE کے امتحان میں 18 کا ٹوٹل حاصل کر کے اپنے سکول میں مجموعی طور پر چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے جبکہ لڑکیوں میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو آئندہ اس سے بڑھ کر اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے۔آمین

(مرسلہ: وکالت وقف نو ربوہ)

شربت صدر
نزلہ زکام اور کھانسی کے لئے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 04524-212434 فیکس: 213966

نصرت جہاں اکیڈمی میں ایک علمی نشست

نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں طلبہ کے علمی معیار کو بڑھانے اور تحقیق کے جذبہ کو فروغ دینے کیلئے گاہے بگاہے لیکچرز کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ اسی سلسلہ کا ایک لیکچر مورخہ 15 دسمبر 2004ء کو اکیڈمی کے ہال میں ایٹم اور اس کا تعارف کے عنوان سے گیارہ بجے دن دیا گیا۔ یہ لیکچر دینے کیلئے پاکستان کے معروف احمدی سائنسدان مکرم ڈاکٹر فضل احمد افضل صاحب پی ایچ ڈی فزکس (آسٹریلیا) لاہور سے خصوصی طور پر تشریف لائے تھے۔ انہوں نے نصرت جہاں انٹر کالج کے طلبہ وطالبات سے نہایت آسان اور دلچسپ پیرائے میں ایٹم کا تعارف کرایا اور دیگر اہم معلومات فراہم کیں۔

انہوں نے سلائیڈز کی مدد سے ایٹم کا تعارف اور آغاز کے بارے میں تفصیلات بتائیں، انہوں نے کہا 1939ء میں پہلی مرتبہ ایٹم کو توڑنے کا تجربہ کیا گیا اور 1945ء میں پہلا تجربہ ہیروشیما جاپان پر کیا گیا۔ اسی طرح انہوں نے یورینیم کا بھی تعارف پیش کیا۔

انہوں نے ایٹم کی تقسیم کو عام فہم مثالوں سے واضح کیا اور بتایا کہ کس طرح ایٹم بم دنیا کو تباہ کر سکتا ہے۔ ایٹم بم کا ڈیفنس کرنے کے حوالے سے انہوں نے ملٹی اور سول ڈیفنس کے مختلف طریقوں پر روشنی ڈالی۔ لیکچر کے بعد معزز مہمان سے طلبہ نے بعض سوالات بھی پوچھے۔

مہمان کا تعارف

مکرم ڈاکٹر فضل احمد افضل صاحب گولیکی گجرات میں پیدا ہوئے اب ان کی عمر اللہ کے فضل سے 74 سال ہے۔ ان کے والد محمد اسماعیل صاحب آف گولیکی تھے۔ مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف نے ابتدائی تعلیم کے بعد ایم اے اسلامیات، ایم ایس سی فزکس لاہور سے پاس کی اور 1966ء میں فزکس میں پی ایچ ڈی کے لئے آسٹریلیا روانہ ہوگئے۔ 1971ء میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد پاکستان اٹامک کمیشن اسلام آباد سے وابستہ ہوگئے اور 22 سال کے بعد 1993ء میں بطور چیف سائنٹیفک آفیسر ریٹائر ہوئے۔ ڈاکٹر صاحب نے 1960ء تا 1965ء احمدیہ کالج نائیجیریا میں بطور استاد وقف عارضی کی توفیق پائی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب سے ان کا گہرا تعلق تھا۔ آپ نے پاکستان کے متعدد کالجز میں بطور لیکچرار فزکس کے فرائض سرانجام دیئے۔ قومی اور بین الاقوامی کانفرنسوں میں شرکت کر کے کئی لیکچر دے چکے ہیں۔ فزکس، نیوکلیئر فزکس، ریاضی، ایٹم اور ہوائی دباؤ وغیرہ پر چھ کتب تصنیف کر چکے ہیں۔ اور ان کے متعدد مضامین بھی طبع ہو چکے ہیں۔ آجکل ڈیفنس لاہور میں قیام پذیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر وصحت میں برکت عطا فرمائے۔ آمین

اعلان داخلہ

بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان نے پی ایچ ڈی پروگرام میں داخلہ کا اعلان کیا ہے یہ پروگرام ہائر ایجوکیشن فیلوشپ سکیم کے تحت ہوگا۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 11 جنوری 2005ء ہے جبکہ انٹری ٹیسٹ 12 جنوری 2005ء کو ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے 2 جنوری 2005ء کا روزنامہ جنگ ملاحظہ کریں۔

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 9 جنوری 2005ء کو ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند پرچی روم سے رابطہ کر کے پرچی بنوالیں۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

امریکہ سے ماہر ڈاکٹر کی آمد

مکرم ڈاکٹر مرزا امین بیگ صاحب آرتھوپیڈک سرجن مورخہ 5 تا 7 جنوری 2005ء کو ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کرینگے۔ ضرورت مند احباب سرجیکل آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے نمبر حاصل کر لیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب 5۔جنوری 2005ء

طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:14
وقت عصر	3:48
غروب آفتاب	5:20
وقت عشاء	6:47

داخلہ کمپیوٹر کلاس

غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر

غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سینٹر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کے تحت درج ذیل شارٹ کورس کروایا جا رہا ہے خواہشمند خدام رابطہ کریں۔

1۔ تعارف کمپیوٹر ہارڈ ویئر Typing Tutor` کمپوزنگ (Ms Window 98` Dos Word` in page) دورانیہ کورس (دوماہ)

ٹوٹل فیس -/700 روپے

ٹائم 4:00 بجے تا 5:00 بجے شام

☆ فارم دفتر خدام الاحمدیہ مقامی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں فارم حاصل کرنے کی آخری تاریخ 10 جنوری 2005ء ہے۔

☆ کلاسز کا آغاز انشاء اللہ 11 جنوری 2005ء سے ہوگا۔ (مہتمم مقامی)

درخواست دعا

مکرم رانا محفوظ احمد صاحب راوی بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کا بیٹا عمر 12 سال دل کی تکلیف سے بیمار ہے۔ احباب جماعت سے بچے کی شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم ناصر احمد بھنڈر صاحب انکم ٹیکس کالونی علامہ اقبال ٹاؤن لاہور گزشتہ چار ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے اللہ تعالیٰ جلد سے جلد شفایابی دے۔

مکرم شیخ انعام اللہ صاحب کریم بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی آنکھ کا آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے جلد شفایابی کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا اقبال بیگ صاحب آف اسلام آباد کی بیٹی کا الشفائی ہسپتال علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفایابی کی درخواست ہے۔

بقیہ صفحہ 1

سستیاں کوتاہیاں ہو چکی ہیں ان پر استغفار کرتے ہوئے اور حضرت مسیح موعود کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جلد از جلد نظام وصیت میں شامل ہو جائیں اور اپنے آپ کو بھی بچائیں اور اپنی نسلوں کو بھی بچائیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے بھی حصہ پائیں۔"

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مسیح موعود نے جو دعائیں اس بابرکت نظام میں شامل ہونے والوں کے لئے کی ہیں ان کا وارث بنائے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

C.P.L29

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ربوہ میں طلوع وغروب 3۔جنوری 2005ء	
طلوع فجر	5:40
طلوع آفتاب	7:07
زوال آفتاب	12:13
وقت عصر	3:47
غروب آفتاب	5:19
وقت عشاء	6:46

C.P.L 29